رضائے باری تعالیٰ کی خاطر خرچ کریں اور رضائے باری ہی سب سے بڑی جزا ہے۔ تحریک جدید کے سالِ نو کا اعلان

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ / نومبر ۱۹۹۳ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیاتِ کریمہ تلاوت کیں:۔

اَلشَّیۡطٰنُ یَعِدُکُمُ الۡفَقۡرَ وَ یَاۡمُرُکُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ ۚ وَ اللّٰہُ یَعِدُکُمۡ مَّغۡفِرَۃً مِّنۡہُ وَ فَضۡلًا ؕ وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۶۹﴾ یُّؤۡتِی الۡحِکۡمَۃَ مَنۡ یَّشَآءُ ۚ وَ مَنۡ یُّؤۡتَ الۡحِکۡمَۃَ فَقَدۡ اُوۡتِیَ خَیۡرًا کَثِیۡرًا ؕ وَ مَا یَذَّکَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ﴿۲۷۰﴾ وَ مَاۤ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ نَّفَقَۃٍ اَوۡ نَذَرۡتُمۡ مِّنۡ نَّذۡرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ یَعۡلَمُہٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ مِنۡ اَنۡصَارٍ ﴿۲۷۱﴾ اِنۡ تُبۡدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا ہِیَ ۚ وَ اِنۡ تُخۡفُوۡہَا وَ تُؤۡتُوۡہَا الۡفُقَرَآءَ فَہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ وَ یُکَفِّرُ عَنۡکُمۡ مِّنۡ سَیِّاٰتِکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرٌ ﴿۲۷۲﴾ لَیۡسَ عَلَیۡکَ ہُدٰىہُمۡ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ یَہۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ فَلِاَنۡفُسِکُمۡ ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡنَ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ اللّٰہِ ؕ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ یُّوَفَّ اِلَیۡکُمۡ وَ اَنۡتُمۡ لَا تُظۡلَمُوۡنَ ﴿۲۷۳﴾ (البقرہ: ۲۶۹-۲۷۳)

پھر فرمایا:۔

آج میں تحریک جدید کے سالِ نَو کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں۔ ۱۹۳۴ء سے جب سے

تحریک جدید قائم ہوئی ہے آج اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اس پر ۵۹ سال پورے ہوتے ہیں اور اب تحریک جدید ساٹھویں سال میں داخل ہو رہی ہے اور اسی حساب سے آج ہم دفتر اوّل کے ساٹھویں سال میں داخل ہوں گے۔ دفتر دوم میں ۴۹ سال پورے ہو چکے ہیں اور دفتر دوم اب خدا تعالیٰ کے فضل سے پچاسویں سال میں داخل ہوگا۔ دفتر سوم کے ۲۸ سال پورے ہو چکے ہیں اور انتیسویں میں داخل ہو رہا ہے دفتر چہارم کے آٹھ سال پورے ہو چکے ہیں اور اب خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ نویں سال میں داخل ہو رہا ہے۔

۱۹۴۶ء سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے مختلف دفاتر خصوصیت کے ساتھ مختلف تنظیموں کے سپرد کئے تھے۔ چنانچہ ۱۹۴۶ء میں دفتر اوّل کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے انصار اللہ کے سپرد فرمایا اور بعد ازاں دفتر دوم کو ۱۸ر جنوری ۱۹۵۰ء کو خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا۔ آپ کے الفاظ یہ تھے:

’’تحریک جدید دفتر دوم کی مضبوطی کا کام اس سال میں نے خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا ہے۔‘‘

دفتر سوم کے متعلق میں نے ۱۹۸۲ء میں یہ اعلان کیا تھا کہ یہ کام مَیں خصوصیت سے لجنہ اماء اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور دفتر چہارم کو کسی اور ذیلی تنظیم کی خصوصی تحویل میں دینے کا تو کوئی اعلان نہیں ہوا لیکن چونکہ یہ آخری دفتر تھا اور اس میں زیادہ تر بچے شامل تھے۔ اس لئے یہ خود بخود انصار اللہ کے ساتھ ہی منسلک ہو گیا کیونکہ انصار اللہ کی تربیت میں بچوں کی تربیت بھی خصوصیت سے داخل ہے۔ بہر حال اگر پہلے باقاعدہ اعلان نہیں بھی ہوا تو اس اعلان کے ذریعہ میں اسے بھی انصار اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک اور بھی تحریک فرمائی اور وہ یہ تھی کہ نو مبائعین کو تحریک جدید میں شامل کرنے کی ذمہ داری انصار اللہ پر ہوگی۔ اس پہلو سے یہ اعلان آج کے حالات میں تو ایک غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت بڑی تعداد میں نئے احمدی بن رہے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں غیر قوموں سے غیر مذاہب سے احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں اور یہ رفتار آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ اور بھی زیادہ تیزی کے ساتھ ترقی کرے گی اور بڑھتی چلی جائے گی۔ اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ انصار اللہ پر یہ ساری ذمہ داری

عائد کرنا شاید ان کی طاقت سے بڑھ کر ہو۔ اس لئے مناسب یہی ہوگا کہ اس میں اتنی ترمیم کر لی جائے کہ آئندہ سے نو مبائعین کو تحریک جدید کے چندے میں شامل کرنے کی ذمہ داری ان تنظیموں کی ہوگی جن تنظیموں کے افراد جماعت میں داخل ہوتے ہیں مثلاً اگر خواتین اور بچیاں داخل ہو رہی ہیں تو لجنہ کا کام ہوگا کہ ان کو تحریک جدید میں شامل کرے۔ اگر ۴۰ سال سے اوپر کے دوست شامل ہو رہے ہیں تو انصار کا کام ہوگا اور اگر ۱۵ اور ۴۰ کے درمیان ہیں تو وہ خدام الاحمدیہ کا کام ہوگا۔ اطفال الاحمدیہ کو حسب سابق بے شک انصار اپنے ساتھ رکھیں لیکن اس میں ایک فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ بچے جو اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں باقاعدہ داخل نہیں ہوتے۔ وہ لڑکے ہوں تو خدام الاحمدیہ کے سپرد ہوتے ہیں اور اگر بچیاں ہوں تو لجنہ کے سپرد ہوتی ہیں۔ اس لئے اس تفریق کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ وضاحت کر دینی ضروری ہے کہ انصار اللہ کے سپرد وہ بچے ہوں گے جو اطفال الاحمدیہ کی تنظیم سے کم عمر کے بچے ہیں یعنی پیدائش کے بعد سے لے کر سات سال کی عمر تک جب تک کہ وہ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں داخل نہیں ہو جاتے۔ اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں داخل ہونے کے بعد وہ باقاعدہ مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اگر پہلے کوئی ایسا اعلان ہوا تھا جس سے غلط فہمی ہوگئی ہو تو اسے کالعدم سمجھیں۔ نئی صورتحال یہ بنی ہے کہ دفتر اوّل جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا۔ مجلس انصار اللہ کی ہی خصوصی ذمہ داری رہے گی۔ اسی طرح دفتر دوم مجلس خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری رہے گی اور دفتر سوم لجنہ اماء اللہ کی خصوصی ذمہ داری رہے گی۔ جہاں تک دفتر چہارم کا تعلق ہے یہ انصار اللہ کے سپرد ہے لیکن اس کے ساتھ یہ وضاحتیں کی جارہی ہیں کہ جو چھوٹے بچے ہیں وہ انصار اللہ کے سپرد اور جو باقاعدہ اطفال کی تنظیم میں داخل ہو چکے ہیں۔ وہ مجلس خدام الاحمدیہ کے سپرد اور تمام نو مبائعین جو لاکھوں کی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں اور ہوتے چلے جائیں گے۔ وہ اپنی اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ تنظیم کا حصہ ہوں گے اور ان کے سپرد ہوں گے۔ یہ بہت وسیع کام ہے اور بہت ہی اہمیت رکھتا ہے۔

اس سلسلہ میں کچھ بیان کرنے سے پہلے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ آج بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں مختلف اجتماعات ہو رہے ہیں اور جو شروع ہو چکے ہیں یا ہونے والے ہیں، آج ہو رہے ہیں یا پہلے سے شروع ہیں یا کل شروع ہوں گے ان سب کو ان کے زمانے کے لحاظ سے

اکٹھا کر کے میں آج ان کے متعلق اعلان کرتا ہوں کیونکہ ان سارے اجتماعات میں شمولیت کرنے والے اس بات کا شوق سے انتظار کرتے ہیں کہ ان کا نام میری زبان پر جاری ہو اور ساری دنیا کے احمدی اس نام کو سن کر ان کو اپنی دعا میں شامل کر لیں۔

سب سے پہلے کل سے شروع ہونے والے وہ اجتماع جو آج تک جاری ہیں اور آج غالباً اس خطبہ کو سن کر وہ اختتام پذیر ہوں گے ان میں جماعت احمدیہ ضلع اوکاڑہ کا جلسہ سالانہ ہے جو کل سے شروع ہوا ہے۔ مجلس انصار اللہ ضلع ڈیرہ غازی خان اور ضلع راجن پور کے سالانہ اجتماعات بھی کل سے شروع ہوئے ہیں۔ یہ تینوں آج انشاء اللہ تعالیٰ اختتام پذیر ہوں گے۔

آج مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ ضلع سرگودھا کا اجتماع ہو رہا ہے۔ یہ آج اس رنگ میں ہمارے ساتھ افتتاح میں شامل ہو جائیں گے یا ہم ان کے ساتھ شامل ہو جائیں گے۔

Brong Ahafo یہ غانا کا ایک ریجن ہے۔ وہاں کی تمام جماعتوں کا جلسہ سالانہ آج ۵ نومبر سے شروع ہو رہا ہے اور کل اختتام پذیر ہوگا۔ اڑیسہ ہندوستان کی لجنات کا صوبائی اجتماع آج ۵ نومبر سے شروع ہو رہا ہے، یہ ۷ نومبر تک جاری رہے گا۔ مجالس انصار اللہ کولون ریجن جو سن کا سالانہ اجتماع کل ۶ نومبر کو منعقد ہوگا اور Wanwal Ovu (وَنوالیوو) جزیرہ فجی کی جماعتوں کا جلسہ سالانہ ۶ نومبر سے شروع ہو رہا ہے۔ دو دن جاری رہے گا اور ۷ نومبر کو اختتام پذیر ہوگا۔

ان سب نے اپنے اپنے لئے خصوصی پیغام کی خواہش کا بھی اظہار کیا ہے۔ ان کا پیغام وہی ہے جو آج خطبہ کا موضوع ہے اور میں پہلے ہی اعلان کر چکا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے تمام افراد جو کسی نہ کسی تنظیم سے منسلک ہیں ان کے سپرد تحریک جدید کے چندوں کی خصوصی ذمہ داری ڈالی گئی ہے، یہ سب اس وقت میرے مخاطب ہیں، ان اجتماعات میں شامل ہونے والے اور ان مجالس سے تعلق رکھنے والے دنیا بھر کے سارے احمدی افراد اس وقت میرے مخاطب ہیں اور آپ سب کے لئے پیغام یہ ہے کہ امسال تحریک جدید کو ہر پہلو سے کامیاب بنانے کے لئے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا فرمائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین توفیق عطا فرمائے۔

جہاں تک مالی رپورٹ کا تعلق ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ۶۱ ملکوں کی جو رپورٹس آچکی ہیں

ان کے مطابق جماعت احمدیہ عالمگیر کے وعدہ جات سال ۹۳-۹۲ء میں 4 کروڑ 85 لاکھ 39 ہزار 242 روپے تھے اور وصولی 4 کروڑ 87 لاکھ 21 ہزار 425 روپے ہے۔ یہ رپورٹ پاکستانی روپوں میں مرتب ہوئی تھی جس کا اسٹرلنگ پاؤنڈ میں متبادل یہ ہے کہ تمام دنیا کے چندہ دہندگان جو 61 عالمی جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں ان کی طرف سے 10 ر لاکھ 87 ہزار 836 پاؤنڈ کے وعدے موصول ہوئے تھے اور وصولی اللہ کے فضل سے 10 ر لاکھ 91 ہزار 919 پاؤنڈ ہوئی ہے۔

اس ضمن میں میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے اب ملکوں کے لحاظ سے جماعتوں کی تعداد بہت بڑھ چکی ہے اور گزشتہ سال 135 ممالک میں جماعتیں قائم ہو چکی تھیں۔ بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں چندوں کے لحاظ سے ابھی تربیت مکمل نہیں ہوئی۔ تربیت تو کبھی کسی لحاظ سے مکمل نہیں ہوا کرتی لیکن مطلب یہ ہے کہ اتنا آغاز بھی نہیں ہوا کہ وہ ہر چندے کو پہچان لیں اور اس میں شمولیت اختیار کریں۔ اس لئے نئے ممالک میں اس وقت تک میری ہدایات یہی تھیں کہ چندہ عام کی طرف ان کو لایا جائے اور شرح بھی بے شک نسبتاً ہلکی رکھی جائے۔ عام طور پر وہ احمدی جو خدا کے فضل سے احمدیت میں جذب ہو جاتے ہیں اور ثباتِ قدم اختیار کر جاتے ہیں ان کو کم از کم 1/16 ہر مہینے دینا ہوتا ہے یا جب بھی آمد ہو اس کا 1/16 دینا ہوتا ہے لیکن جو کمزور ہیں یا مالی لحاظ سے جن پر ذمہ داریاں ہیں اگر وہ مجھے لکھیں تو میں نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ اپنی توفیق کے مطابق جتنا بھی وہ خوشی سے دے سکتے ہیں وہ قبول کیا جائے گا۔

نئے ملکوں کی جماعتوں کے متعلق یہ عمومی ہدایت ہے کہ جو لوگ ان کی تربیت پر مامور ہیں وہ شروع میں ان کو صرف چندے کی عادت ڈالیں اور شرح پر زیادہ زور نہ دیں کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب چندوں کا آغاز فرمایا تھا تو اس وقت کوئی شرح مقرر نہیں فرمائی تھی بلکہ یہ اعلان فرمایا تھا ہر شخص اپنے اخلاص اور توفیق کے مطابق جس حد تک کوشش کر سکتا ہے مالی جہاد میں شمولیت کی کوشش کرے اور اپنے اوپر کچھ فرض ضرور کر لے لیکن جب فرض کرے تو اس میں پابندی ضرور اختیار کرے۔ یہی پالیسی نئی جماعتوں کے لئے تھی اور ہے یعنی جہاں ابھی پوری طرح نظام جماعت گہرے طور پر مستحکم نہیں ہوا، وہاں کی جماعتیں جن لوگوں کے سپرد ہیں وہ وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اسی نصیحت کے مطابق ان سے چندہ ضرور لیں لیکن شرح مقرر نہ

کریں اور حسبِ توفیق جس نے جو چندہ دینا ہو خواہ وہ ایک پیسہ ہو وہ اپنے اوپر فرض کر لے اور پھر وہ ضرور ادا کرے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی ساری جماعتوں کا بجٹ لازماً بن جائے گا اور ساتھ ہی تحریک جدید کے متعلق ان کو کچھ نہ کچھ سنانا شروع کر دیں کیونکہ چندہ عام کے بعد سب سے زیادہ اہم تحریک جو عمومی طور پر جماعت کے لئے جاری فرمائی گئی ہے وہ تحریک جدید کا چندہ ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق ساری دنیا میں اشاعت اسلام سے ہے اور خالصۃً اس اعلیٰ مقصد کے لئے وقف ہے پس آج جو میں یہ نئی ہدایت دے رہا ہوں اسے دنیا بھر کی جماعتیں اچھی طرح سمجھ لیں۔ جہاں پہلے چندے کے معاملہ میں نرم روی اختیار کرتے ہوئے آہستہ آہستہ دل موہ کر نئے احمدیوں کو چندوں سے واقفیت کرائی جاتی تھی اور ان کو آہستہ آہستہ ان باتوں کا عادی بنایا جاتا تھا ان کے لئے یہ نئی ہدایت ہے کہ تحریک جدید کے چندے کو بھی اب وہ اس میں شامل کر لیں اور چاہے کوئی کتنی تھوڑی رقم بھی ادا کرنا چاہے اس کو اس طرح قبول کر لیں کہ تحریک جدید کے لئے جو کم سے کم معیار ہم نے مقرر کیا ہوا ہے۔ مثلاً پاکستان میں اگر وہ ۲۴ روپے ہے یا ۱۲ روپے (مجھے یاد نہیں) لیکن جتنا بھی ہے، کم سے کم جو معیار مقرر کیا ہوا ہے اس کے متبادل اگر کوئی ایک شخص چندہ نہیں دے سکتا تو دو تین چار پانچ کو، پورے خاندان کو اس چندے میں شامل کر لیں۔ سال میں ایک دفعہ دینا ہے اگر اس طرح ایک دفعہ دینے کی عادت پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سے آئندہ بہت برکت پڑتی ہے۔

مجھے یاد ہے کہ تحریک جدید کے چندے کے آغاز کے بعد جماعت کے دوسرے چندوں پر بھی غیر معمولی اثر پڑا تھا کیونکہ اس سے پہلے کوئی ایسی تحریک نہیں تھی کہ چھوٹے بچے کم سنی میں چندوں میں شامل ہوتے۔ ہر کمانے والا چندہ دیتا تھا اور بسا اوقات اس چندے سے ان کی بیویاں بھی ناواقف رہتی تھیں بچے بھی ناواقف رہتے تھے بلکہ جہاں تربیت کی کمی تھی وہاں بیویاں چونکہ خود قربانی نہیں کرتی تھیں اس لئے بعض بیویاں خاوندوں کی قربانیوں کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتی تھیں اور اپنی اولاد کے دل میں بھی اس سلسلہ میں وسوسے پیدا کیا کرتی تھیں، نتیجہ یہ نکلتا تھا کہ اس کا بعض علاقوں میں بھاری نقصان پہنچا اور اچھے مخلص قربانی کرنے والے والد کے بچے ماں کے اس اثر کے نیچے رفتہ رفتہ سرکتے ہوئے جماعت سے دور ہونے لگے کہ بیوی کی پیار کی نظر اس پیسے پر ہوتی تھی جو خاونداس کے ہاتھ پر رکھتا تھا اور پریشانی اور گھبراہٹ کی نظر اس پیسے پر ہوتی تھی جو وہ جماعت کو پیش کرتا تھا۔

چونکہ بیوی کو شامل کرنے کی کبھی کوئی کوشش ہی نہیں کی جاتی تھی اس لئے چندہ دینے سے جو لطف حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اس سے وہ بیویاں بیچاری محروم رہیں اور اس زمانہ میں یہ نقصان سب سے زیادہ ہوا ہے۔ پھر بچے بھی ہاتھ سے نکل گئے لیکن تحریک جدید کے آنے کے بعد حیرت انگیز طور پر جماعت کے مالی نظام کو تقویت ملی کیونکہ خواتین اس میں شامل ہونا شروع ہوئیں اور ایک دفعہ اگر خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے تو اس سے اتنا لطف آتا ہے اور آئندہ مالی قربانی کے لئے انسان کو اس طرح طاقت ملتی ہے کہ جتنا دیتا ہے آئندہ اس سے زیادہ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ ایک چندہ دیتا ہے تو دوسرے چندوں میں بھی ادائیگی کی تمنا پیدا ہو جاتی ہے پس اس پہلو سے تحریک جدید نے ایک غیر معمولی اہم خدمت سرانجام دی ہے اور اسی لئے میں دنیا کی ساری جماعتوں میں تحریک جدید کو رائج کرنے کی ہدایت دے رہا ہوں۔ نئی جماعتوں میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو بھی اللہ کی راہ میں چندہ دینے کی عادت پڑے گی خواہ وہ بالکل معمولی رقم ہو۔ یہ بحث نہیں ہے کہ کتنی ہے، اتنی معمولی بھی ہو کہ عام دنیا کی نظر میں اس کی کوئی قیمت نہ ہو لیکن جو شخص معمولی رقم سے بھی قربانی شروع کرتا ہے یہ ہمارا تجربہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ اسے مزید قربانی کی توفیق ضرور ملتی ہے اور مزید نیکیوں کے لئے اس کا حوصلہ بڑھتا ہے۔ پس اس پہلو سے تحریک جدید کو جو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ساری دنیا کی جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں آنی ضروری ہیں اور کچھ نہ کچھ شامل کرنے کی کوشش شروع ہو جانی چاہئے۔

ہمارے مال کا جو مرکزی نظام ہے اس کا فرض ہے کہ ۶۱ جماعتوں کے علاوہ، وہ جماعتیں جن کی رپورٹیں نہیں آئیں لیکن وہاں نظامِ جماعت قائم ہے ان کو بار بار توجہ دلائیں اور ان سے کہیں کہ آپ کی وجہ سے ایک خِفّت ہوئی ہے۔ وہ رپورٹ جو شامل نہیں ہوئی اس کا ذکر بھی نہیں آیا اور قربانی کے لحاظ سے جماعت کا عمومی تأثر مجروح ہوا ہے۔ پس آپ کو چاہئے کہ وقت کے اوپر اپنی رپورٹیں بھجوایا کریں اور وہ ممالک جن کی جماعتیں ابھی تک شامل نہیں ہوئیں ان کو شامل کرنے کے لئے ابھی سے باقاعدہ یاددہانی کی جدوجہد شروع کر دیں اور جو بھی نظام وہاں مقرر ہے اس کو استعمال کریں اگر وہ ممالک ابھی بعض دوسرے ممالک کے پروں کے نیچے ہیں اور ان سے تربیت حاصل کر رہے ہیں تو ان ممالک کو توجہ دلائیں کہ وہ ان نئے ممالک میں خصوصیت سے قربانی کی روح پیدا

کرنے اور اسے بڑھانے کی کوشش کریں۔

جہاں تک آپس کی دوڑ کا تعلق ہے میں اس کا اس لئے ذکر کیا کرتا ہوں کہ 'استباق فی الخیرات' قرآن کریم نے ہمارا نصب العین مقرر فرمایا ہوا ہے۔'سبقت فی الخیرات' کا مطلب ہے۔اچھی چیزوں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کر کے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا، یہ بہت اہم پہلو آپ کے پیش نظر رہنا چاہئے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں سے کبھی کسی مذہب نے اپنے متبعین کے لئے یہ نصب العین مقرر نہیں کیا۔ اس پہلو سے اسلام ایک حیرت انگیز استثنائی شان رکھتا ہے۔جس میں دنیا کا کوئی اور مذہب شریک نہیں۔اچھے سے اچھے مختلف نصب العین یعنی Mottos مقرر کئے جاسکتے ہیں کہ ہم تمہارے سامنے یہ مقصد رکھتے ہیں اسے حاصل کرنے کے لئے دوڑ لگاؤ اور کوشش کرو۔ یہ نصب العین! سوچیں کہ زندگی کے ہر دائرے پر حاوی ہو گیا ہے۔ ہر اچھی بات میں ہر نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔حیرت انگیز دوڑ ہر وقت جاری ہے، ہر گھر میں ہے، ہر وجود کے اندر اس کا احساس موجود ہے اور انسانی زندگی نیکیوں کے لحاظ سے سینکڑوں ہزاروں حصوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے۔پس کوئی بھی نیکی ہو جہاں کسی اور شخص کو آپ ایک اچھا کام کرتا دیکھیں وہاں یہ تحریک دل میں پیدا ہونی چاہئے کہ مَیں اس معاملہ میں اس سے آگے بڑھوں اور یہ انفرادی تحریک جب اجتماعی تحریک میں بدلتی ہے تو نیکیوں کا ایک سمندر بلکہ موّاج سمندر بن جاتا ہے یعنی اس جوش کے ساتھ لہریں اٹھتی ہیں اور اتنا حیرت انگیز ہیجان پیدا ہو جاتا ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر لہر ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ خوبصورتی آپ کو اسلام کے سوا اور کہیں دکھائی نہیں دے گی۔

پس اس معاملہ میں بھی آپ کو یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جب میں اعلان کرتا ہوں کہ فلاں جماعت فلاں سے آگے نکل گئی یا اس وقت بڑی جماعتوں کا یہ حال ہے تو اس کا ایک بڑا مقصد یہ ہے کہ باقی جماعتوں کو تحریک ہو کہ وہ ان سے آگے نکلنے کی کوشش کریں اور ایک دوسرا بڑا مقصد یہ ہے کہ ان کے لئے دعا کی تحریک ہو اور دعا کی تحریک بھی دو پہلو رکھتی ہے۔ جو سبقت لے گئے ہیں ان کے لئے یہ دعا ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی نیکیوں کی سبقتیں قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو پیچھے رہ گئے ہیں ان کے لئے یہ دعا کہ اگر ان کی پوری صلاحیتیں استعمال نہیں ہوئیں تو اللہ تعالیٰ انہیں پوری

صلاحیتیں استعمال کرنے کی توفیق بخشے۔ پھر وہ اگلوں سے آگے نکل جائیں تو پھر اللہ کا فضل ہے۔ پس میں نے یہ دعا نہیں کہی کہ ان کے لئے یہ دعا کرو کہ پہلوں سے آگے نکل جائیں کیونکہ ان کے لئے تو پہلے آپ یہ دعا کر چکے ہیں کہ اللہ انہیں سبقتیں قائم رکھنے کی توفیق بخشے۔ اس طرح تو دعا میں تضاد پیدا ہو جائے گا۔ میں نے یہ دعا کہی ہے کہ باقیوں کے لئے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی پوری صلاحیتیں کماحقہٗ استعمال کرنے کی توفیق بخشے۔ ہر ایک کے اندر Potentials ہوتے ہیں جو ابھی استعمال نہیں ہوئے ہوتے۔ پھر اللہ کی شان ہے، اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے وہ سبقت عطا فرما دے۔ پھر وہ آگے نکل جائیں تو وہ بھی آپ کی دعا کا فیض پانے والی ہوں گے۔ پہلے اگر اپنی سبقت کو سلامت رکھیں اور محفوظ رکھیں تو وہ بھی آپ کی دعا کا فیض پانے والے ہوں گے۔ اللہ کرے کہ اس پہلو سے یہ اعلان جو میں کرنے لگا ہوں یہ جماعت میں نیکیوں کو بڑھانے اور نیکیوں کو ہر طرف فروغ دینے کا سبب بنے۔

گزشتہ مرتبہ جب میں نے اعلان کیا کہ عام چندوں میں جرمنی پاکستان کو پیچھے چھوڑ گیا ہے تو پاکستان کو بہت تکلیف پہنچی تھی لیکن اب میں اہلِ پاکستان کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ کے فضل کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ان کو تحریک جدید میں حسب سابق دنیا میں سب سے آگے رہنے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور کوئی ملک ان سے یہ جھنڈا نہیں چھین سکا۔ ان کے چندوں کا کل مجموعہ 2 لاکھ 91 ہزار 199 پاؤنڈ بنتا ہے۔ جرمنی کی جماعت دوسرے درجہ پر کچھ عرصہ سے چلی آرہی ہے لیکن فاصلہ کم کر رہی ہے اس لئے میں پاکستان کی جماعتوں کو پھر متنبہ کر دیتا ہوں کہ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہیں دی گئی۔ یاد رکھ لینا کہ ان کا فاصلہ بہت تھوڑا رہ گیا ہے وہ 2 لاکھ 44 ہزار 440 تک پہنچ گئے ہیں۔ اللہ کرے کہ پاکستان کو اور زیادہ آگے بڑھنے کی توفیق ملے اور جرمنی کو اپنی پوری صلاحیتیں استعمال کرنے کی توفیق ملے اور پاکستان کی جو صلاحیتیں استعمال نہیں ہوئیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی بروئے کار لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ امریکہ مالی قربانی میں مسلسل آگے آرہا ہے اگرچہ مجھے یہ یقین ہے اور امیر صاحب امریکہ گفتگو کے دوران مجھ سے اس معاملہ میں متفق رہتے ہیں کہ ابھی امریکہ کی بہت سی ایسی صلاحیتیں ہیں جو خوابیدہ حالت میں ہیں اور اگر وہ ساری بروئے کار آجائیں اور جاگ اٹھیں تو ہو سکتا ہے کہ امریکہ دنیا میں سب سے آگے نکل جائے مگر سرِ دست امریکہ کو تیسرا درجہ حاصل ہے۔ اگرچہ وقفِ جدید میں

یہ اوّل آ چکا ہے لیکن تحریک جدید میں 1 لاکھ 35 ہزار 704 پاؤنڈ چندہ دے کر یہ تیسرے نمبر پر ہے۔ یو کے جماعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ قربانیوں میں مسلسل ترقی کر رہی ہے اور بڑا متوازن قدم ہے۔ ان کا چندہ 1 لاکھ 15 ہزار پاؤنڈ تھا اور یہ چوتھے نمبر پر ہیں۔ کینیڈا بھی اپنی پانچویں پوزیشن کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ 73 ہزار 714 پاؤنڈ ان کا چندہ تھا۔ انڈونیشیا میں اللہ کے فضل سے جلد جلد ترقی ہو رہی ہے اور خدا کے فضل سے وہ مختلف چندوں میں بڑی باقاعدگی سے حصہ لیتے ہیں اور مسابقت کی رو سے وہ پہلے سے زیادہ اپنے سے اگلوں کے قریب ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کا چندہ 53 ہزار 119 پاؤنڈ ہے۔ جاپان کی جماعت بہت چھوٹی ہے لیکن مالی قربانیوں میں ماشاء اللہ بہت ہی نمایاں کردار ادا کرنے والی ہے۔ ان کا چندہ 22 ہزار 544 تھا اور ساتویں پوزیشن ہے۔ ماریشس کی جماعت بھی بڑی ہوشمندی کے ساتھ آگے قدم بڑھا رہی ہے۔ 19 ہزار 190 پاؤنڈ چندہ دے کر آٹھویں پوزیشن حاصل کی۔

ہندوستان میں غربت بہت ہے اور اگرچہ جماعت کی تعداد کینیڈا، انڈونیشیا، جاپان وغیرہ سے بہت زیادہ ہے لیکن غربت کی وجہ سے ان کا چندہ صرف 17 ہزار 536 پاؤنڈ تھا اور یہ بھی ان کے حالات کے لحاظ سے اللہ کے فضل سے بہت کافی ہے۔ سوئٹزر لینڈ چھوٹی جماعت ہونے کے باوجود تحریک جدید کے چندے میں غیر معمولی مقام رکھتی ہے۔ کل عالمی چندے کے لحاظ سے ان کی دسویں پوزیشن ہے یعنی 16 ہزار 628 پاؤنڈ لیکن جب فی کس قربانی کی بات کریں تو سوئٹزر لینڈ کی جماعت دنیا میں سب سے آگے نکل گئی ہے۔ سوئٹزر لینڈ میں 16,628 پاؤنڈ صرف 102 چندہ دہندگان نے دیئے ہیں۔ مجھے اس پر یہ شبہ پڑا تھا کہ شاید انہوں نے بچوں کو شامل نہ کیا ہو تا کہ ان کا فی کس چندہ بڑھ جائے۔ اس لئے فون پر اچھی طرح تسلّی کروائی اور امیر جماعت سے تصدیق لی ہے کہ اس چندے میں عورتیں بچے، نہ کمانے والے سارے شامل ہیں۔ اس پہلو سے 102 حصہ لینے والوں کی اوسط 163 پاؤنڈ فی کس چندہ دہندہ بنتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حیرت انگیز طور پر غیر معمولی اونچا مرتبہ رکھتی ہے۔

جاپان جو پہلے اول ہوا کرتا تھا اس دفعہ سوئٹزر لینڈ نے کوشش کر کے انہیں پیچھے چھوڑا ہے۔ گزشتہ سال جب میں نے جاپان کے متعلق اعلان کیا تھا تو سوئٹزر لینڈ کی طرف سے احتجاج آئے

تھے کہ نہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہم آگے ہیں لیکن تحقیق کر کے یہی پتا چلا تھا کہ سوئٹزر لینڈ پیچھے رہ گیا ہے تو اس دفعہ انہوں نے کچھ زیادہ ہی غیرت دکھائی ہے اور زور لگا کر جاپان کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ جاپان کے اوپر اور بھی بہت سارے چندوں کی ذمہ داریاں ہیں جو سوئٹزر لینڈ پر نہیں ہیں۔ ہر چندے میں وہ اپنی تعداد کے لحاظ سے زیادہ قربانی کرنے والے ہیں۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر ان کو چشم پوشی سے کام لینا چاہئے اور سوئٹزر لینڈ کو بے شک آگے رہنے دیں کیونکہ اس دفعہ مسجد کی تعمیر کا جو چندہ ان پر ڈالا گیا ہے وہ بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اگر انہوں نے سوئٹزر لینڈ کو پیچھے چھوڑنے کی خاطر وہاں توفیق سے بڑھ کر حصہ لیا تو دوسرے چندے متأثر ہو جائیں گے۔ اس لئے قربانی کا جو معیار اب ہے اسے بے شک اتنا ہی قائم رکھیں لیکن مسجد کی تعمیر کے لئے وہ خصوصیت سے توجہ دیں۔ وہاں زمین سب سے مہنگی ہوتی ہے لیکن اللہ کے فضل کے ساتھ ٹوکیو کے پاس ایک بہت اچھی زمین مل گئی ہے اور ان کو فوری طور پر جتنا قرض درکار تھا وہ مہیا کر دیا گیا ہے۔ امید ہے خدا کے فضل سے وہ سودا ہو چکا ہوگا۔ بقیہ تین سال انہوں نے قرض بھی واپس کرنا ہے اور مسجد اور مشن کی عمارت بھی خود بنانی ہے۔

بیلجیئم کی جماعت بھی اللہ کے فضل سے تیز قدموں سے آگے بڑھ رہی ہے۔ تبلیغ کے میدان میں بھی جیسا کہ میں نے پہلے اعلان کیا تھا ماشاء اللہ انہوں نے توقع سے بڑھ کر چابک دستی دکھائی ہے اور ہوشیاری سے کام کیا ہے، دعاؤں سے کام لیا ہے اور خدا نے پھل بھی خوب دیئے۔ مالی لحاظ سے بھی یہ جماعت ترقی کر رہی ہے۔ ان کی اوسط 129 فی کس ہے اور بیلجیئم کے حالات کے لحاظ سے یہ بہت اچھی اوسط ہے۔ ان کا تیسرا نمبر ہے۔ امریکہ کی اوسط 68 پاؤنڈ بنتی ہے اور ان کا نمبر چوتھا ہے۔ فرانس کی اوسط 60 پاؤنڈ ہے اور ان کا پانچواں نمبر ہے۔ ان کے علاوہ جو چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں جن میں چندہ دہندگان تھوڑے ہیں اس لئے ان کو شامل نہیں کیا گیا۔ ان میں سے تھائی لینڈ، فلسطین، کوریا، گوئٹے مالا، لیتھوانیہ کی اوسطیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بہتر ہیں۔

موازنے کی فہرستوں میں اب تک آپ نے شاید سوچا ہو کہ افریقہ کا نام نہیں آیا۔ افریقہ میں غربت بہت زیادہ ہے اور بہت سے ممالک ایسے ہیں جو شدید اقتصادی بدحالی کا شکار ہیں لیکن اخلاص میں کمی نہیں ہے۔ اگر ان کا نام ان فہرستوں میں نہیں آیا جن فہرستوں میں بڑے بڑے

چندے دینے والے ملکوں کا ذکر ہوا ہے تو اس میں افریقہ کا قصور نہیں لیکن مالی قربانی کی طرف توجہ کا جہاں تک تعلق ہے اس کا اندازہ آپ کو اس بات سے ہو جائے گا کہ اپنی قربانی میں فی صد اضافہ کرنے کے لحاظ سے دنیا بھر میں سب سے آگے زیمبیا ہے جو افریقہ کا ملک ہے اور تیسرے نمبر پر غانا ہے، یہ بھی افریقہ کا ملک ہے، پھر ساتویں نمبر پر گیمبیا آتا ہے اور دسویں نمبر پر تنزانیہ۔ پس وہ پہلی دس جماعتیں جنہوں نے سال گزشتہ میں جو اَب ختم ہو رہا ہے، اپنے پچھلے چندے سے غیر معمولی اضافے کے ساتھ حصہ لیا تھا ان میں چار افریقن ممالک کو خدا کے فضل سے جگہ ملی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس امتیاز کو وہ آئندہ بھی قائم رکھیں گے اور باقی افریقن ممالک جن کا ذکر نہیں ملاوہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ کے فضل کے ساتھ کم سے کم تناسب کے لحاظ سے آگے بڑھنے کی فہرستوں میں شامل ہو جائیں گے۔ میں یہاں دعا کا یہ اعلان بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ افریقہ کے اقتصادی حالات کو بہتر بنانے کے لئے حسب توفیق کوشش کر رہی ہے اور مختلف قسم کی ایسی سکیمیں جاری ہیں جن کے ذریعہ افریقہ کی اقتصادی حالت کو اس نقطۂ نگاہ سے بہتر بنایا جا رہا ہے کہ وہاں کا پیسہ وہاں سے نکل کر باہر نہ جائے بلکہ باہر سے پیسہ وہاں خرچ ہو اور پھر وہیں استعمال ہو اور جو کچھ منافع ملیں ان کو دوبارہ افریقہ کی بہبود کے لئے ہی استعمال کیا جائے۔

جب میں افریقہ کے دورہ پر گیا تھا تو میں نے جماعت کی طرف سے ان سے یہ وعدہ کیا تھا اور کہا تھا کہ میں جماعت عالمگیر کی طرف سے آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ وہ دور جو آپ کے خون چوسنے کا دور تھا جماعت احمدیہ اس کا رخ پلٹے گی اور کم سے کم ایک عالمگیر جماعت ضرور ایسی پیدا ہو چکی ہے جو آپ کی خدمت کے لئے آگے آ رہی ہے اور جو باہر سے پیسہ افریقہ میں بھیجے گی بجائے اس کے کہ افریقہ کا پیسہ نکال کر باہر بھجوائے تو دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں پہلے سے بڑھ کر ان کی اقتصادی حالت کو بھی بہتر بنانے کی توفیق ملے، ہزار لاکھ دوسرے ایسے ذرائع ہیں جن تک ہماری دسترس نہیں، ہم پہنچ ہی نہیں سکتے انہیں خدا تعالیٰ اپنے فضل سے افریقہ کے لئے مسخر فرما دے اور ان ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے ان کی اقتصادی حالت کو بہتر کر دے۔

اب میں ان آیات کا ترجمہ کرتا ہوں جن کی میں نے تلاوت کی تھی کیونکہ اس میں مالی قربانیوں کا فلسفہ بیان ہوا ہے اور مالی قربانیوں سے متعلق نصیحتیں فرمائی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۭ

کہ دیکھو! شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور فحشاء کا حکم دیتا ہے۔ ان دو چیزوں کا کیا تعلق ہے پہلے اس پر غور فرمائیں۔

جب حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کا اعلان فرمایا تو ایک طرف یہ اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی خاطر مالی قربانی میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لو۔ ساری دنیا میں تبلیغ کا جال پھیلانا مقصود ہے اس لئے تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو اور ساتھ ہی فرمایا کہ ہر قسم کی فحشاء سے بچو، دنیا کے ہر قسم کے عیش و طرب کے سامانوں سے احتراز کرنے کی کوشش کرو۔ یہاں تک کہ جو تم پر جائز ہے اس میں بھی محض اس حد تک حصہ لو جتنا بہت ضروری ہو۔ حلال کو حرام تو نہیں فرمایا لیکن فرمایا کہ حلال سے پورا استفادہ نہ کرو کیونکہ تمہیں خدا کی خاطر روپے کی ضرورت ہے اور امرِ واقعہ یہ ہے کہ جو قومیں فحشاء میں مبتلا ہوں ان سے مالی قربانی کی توفیق چھین لی جاتی ہے۔ فحشاء کا مطلب ہے دنیا کی لذتوں میں حصہ لینے کی دوڑ میں انسان ایسی بدرسمیں اختیار کر جائے جو پھیلنا شروع ہو جائیں جو وبائی رنگ اختیار کر لیں اور کھلم کھلا بدیوں کی دوڑ شروع ہو جائے۔ اب آپ دیکھیں کہ جہاں کھلم کھلا بدیوں کی دوڑ ہو وہاں الا ماشاء اللہ ہمیشہ انسان کی کمائی اس کی ضرورتیں پوری کرنے سے پیچھے رہ جاتی ہے۔ دل چاہتا ہے کہ میں اس ماڈل کی کار لوں، دل چاہتا ہے کہ میں اس قسم کے نئے وڈیوز خریدوں۔ اس قسم کے عیش و عشرت میں حصہ لوں اور ایسی ایسی سیریں کروں وغیرہ وغیرہ۔ اور شراب و کباب اور ناچ گانے کی تو کوئی حد ہی نہیں ہے۔ جتنا بھی زیادہ ہو اتنا ہی یہ لوگ اس میں مزید مبتلا ہوتے چلے جاتے ہیں۔

تو جن قوموں کو یہ لتیں پڑ جائیں اور ان کے ہاں اِن باتوں کو زیادہ اہمیت دی جائے ان کے بجٹ ہمیشہ ان کی ضرورت سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ پھر وہاں چوری چکاری ہوتی ہے، ڈاکے ڈالے جاتے ہیں۔ Drug Addiction کے ذریعہ Crime بڑھتے ہیں اور ساری سوسائٹی دکھوں میں مبتلا رہتی ہے۔ قرض لے لے کر اپنا مستقبل تباہ کرتے ہیں اور اپنے حال کو اچھا بنانے کے لئے اپنے مستقبل کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ پس یہ وہ مضمون ہے جس کو قرآن کریم نے ایک فقرے کے اندر بیان فرمایا ہے کہ شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے لیکن فحشاء کی دعوت دیتا ہے۔ کتنی بڑی منافقت

ہے، کتنی بڑی شیطانی ہے، جب تم خدا کی راہ میں خرچ کرنے لگتے ہو تو ایک طرف تمہیں فقر سے ڈراتا ہے لیکن دوسری طرف فحشاء کی دعوت دے کر تمہارے فقر کا انتظام کرتا ہے اور اس بات کو پکا کر دیتا ہے کہ تم ہمیشہ اقتصادی لحاظ سے بد سے بدتر حال تک پہنچتے چلے جاؤ۔ پس فحشاء اور فقر کا یہ رشتہ قرآن کریم نے حیرت انگیز باریک نظر سے بیان فرمایا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مالی قربانی کی تحریک فرمائی تو فحشاء کی ہر قسم سے بچنے کی تلقین کے علاوہ زندگی کے جو جائز مزے تھے ان میں بھی کمی کرنے کی تلقین فرمائی۔ عورتوں سے کہا زیور پہننا تمہاری ضرورت ہے تمہیں اجازت ہے مگر خدا کی خاطر زیور بنانا اگر کم کر دو اور چندے بڑھا دو تو اور بھی اچھی بات ہے۔ امیروں سے کہا کہ تم نعمتیں استعمال کرو مگر خدا کی خاطر اپنے کھانوں میں تکلفات کم کر دو، اپنے کپڑوں میں تکلفات کم کر دو، اپنی روزمرہ کی سیر و تفریح میں تکلّفات کم کر دو، ہر جگہ سے بچت کرو تا کہ خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے اور جہاں تک خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے کے ساتھ غربت کا خوف ہے اس کی اللہ تعالیٰ نفی فرماتا ہے۔ فرماتا ہے شیطان جھوٹ بولتا ہے۔ جن باتوں کی شیطان تعلیم دیتا ہے ان میں غربت کا حقیقی خطرہ ہے لیکن خدا جس جگہ خرچ کرنے کی طرف تمہیں بلاتا ہے۔ اس میں خدا اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ تم غریب نہیں ہوگے، پہلے سے بہتر حال میں جاؤ گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ اللہ تم سے مغفرت کا بھی وعدہ فرما رہا ہے اور فضل کا وعدہ بھی۔ اس تعلق میں فضل کا مطلب یہ ہے کہ جتنا تم کما کر حاصل کرنے کے حقدار بنے ہو تو اس سے زیادہ تمہیں دے گا۔ اللہ تعالیٰ جب فضل فرماتا ہے تو عام حالات میں جتنا کمانا ہوتا ہے اس کی توقع سے بڑھ کر تمہیں عطا فرما دیتا ہے۔

مغفرت کا تعلق فحشاء سے ہے۔ فرمایا جو کچھ کمزوریاں تم سے لاحق ہوگئی ہیں اگر تم خدا کی خاطر ان سے بچو گے تو خدا مغفرت کا وعدہ فرماتا ہے۔ ان کا نقصان تمہیں نہیں پہنچے گا اور جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرو میں مالوں میں کمی نہیں کروں گا بلکہ اضافہ کروں گا اور یہ ایک گہری حکمت کی بات ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے فقر اور فحشاء کی نسبت اگر آپ غور کریں تو یہ بہت ہی حکمت کا کلام ہے۔ اسی طرف اللہ تعالیٰ اس میں توجہ دلاتا ہے کہ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَّشَآءُ ۚ دیکھو! خدا جس کو چاہے حکمت عطا کرتا ہے۔ میں نے محمد رسول اللہ

ﷺ کو حکمت کے لئے چن لیا ہے۔ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (الجمعہ:۳) یہ ان کو تعلیم بھی دیتا ہے اور حکمت بھی بتاتا ہے تو دیکھو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کیسی پیاری پیاری حکمت کی باتیں تم تک پہنچائی جارہی ہیں۔ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ لیکن ہم جانتے ہیں کہ عقل والوں کے سوا کسی نے نصیحت نہیں پکڑنی۔

عقل اور حکمت کا کیا تعلق ہے صاحب عقل ہی حکمت سے فائدہ اٹھایا کرتے ہیں۔ جن کو عقل نہ ہو ان کے لئے تو حکمت کی باتیں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔ وہ اس سے منہ موڑ کر دوسری طرف چلے جاتے ہیں۔ ایک عقل ہے جو انسان کی اندرونی صفت ہے اور ایک حکمت ہے جو باہر سے پیغام بن کر اس کے ذہن پر یا دل پر اترتی ہے تو فرمایا کہ جس طرح آنکھ اگر روشنی دیکھنے کی اہلیت رکھے تو روشنی اس کو فائدہ پہنچاتی ہے، ایک اندھے کو تو روشنی فائدہ نہیں پہنچایا کرتی، اس طرح حکمت سے استفادہ کے لئے جو محمد رسول اللہ ﷺ کے وسیلے سے تمہیں عطا کی جارہی ہے۔ تمہارے اندر بھی عقل کا ایک نور ہونا چاہئے۔ وہ ہے تو تم حکمت سے فائدہ اٹھاؤ گے۔ فرمایا:

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۲۷۱﴾

کہ دیکھو! تم جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہو یا خرچ نہیں بھی کر سکتے مگر خرچ کی تمنّا رکھتے ہو، نذر مان رکھی ہے کہ مجھے توفیق ملے تو میں یہ بھی خدا کی راہ میں خرچ کروں۔ اس کی کیا جزاء ہے؟ یہاں یہ نہیں فرمایا کہ تمہارے مال بڑھائے گا۔ یہاں سب سے اعلیٰ سب سے افضل اور سب سے پاکیزہ جزا بیان فرمائی ہے۔ فرمایا ہے: فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ یاد رکھو! اللہ جانتا ہے۔ جس محبوب کی خاطر، جس پیارے کی خاطر تم قربانی دے رہے ہو اس کی اس پر نظر ہے اس سے زیادہ اور اس سے بڑھ کر اور جزاء ہو ہی نہیں سکتی۔ آپ اگر کسی پیارے کے لئے کچھ خرچ کریں اور اس کو پتا نہ لگے تو بے چین رہتے ہیں جب تک کہ اس کی نظر میں بات نہ آجائے۔ پنجابی میں کہتے ہیں کہ ”ستے پتّر دا منہ کیہہ چمنا“ مائیں بھی کہتی ہیں کہ اگر بیٹے کو پتا ہی نہیں لگا کہ کس نے منہ چوما ہے تو کیا فائدہ چومنے کا۔ جہاں تک اپنے اظہار محبت کا تعلق ہے چومنا ایک طبعی فعل ہے لیکن اس کے مقابل پر بھی تو ایک جواب چاہئے۔ پس اللہ فرماتا ہے کہ تم اگر خدا کی خاطر کرو گے تو تمہارے لئے سب سے بڑی خوشخبری

یہ ہے کہ اللہ کو پتا ہے۔ کوئی قربانی کسی اندھیرے میں، کسی وقت رات کو دنیا کی نظر سے الگ ہو کر، چھپ کر تم خدا کی راہ میں کرتے ہو اور کرتے خدا کی خاطر ہو تو اسے پتا لگ گیا ہے تمہیں پھر اور کیا چاہئے۔

پس چندہ دینے والے کے لئے سب سے بڑی جزاء اللہ کی رضا ہے جو اس کے علم سے حاصل ہوتی ہے۔ فرمایا وہ تو اللہ جانتا ہے وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ لیکن جو لوگ ظلم کرنے والے ہیں ان کے لئے کوئی مددگار نہیں۔ اب یہ بھی ٹھہر کر غور کرنے والی بات ہے۔ یہاں ظلم کرنے والے اور مددگار کا کیا تعلق تھا؟ بات یہ ہے کہ وہ لوگ جو خدا کی راہ میں چندہ دینے سے ڈرتے ہیں وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں اور بظاہر اپنا پیسہ بچا رہے ہیں لیکن کسی مشکل اور کسی مصیبت کے وقت کوئی ان کے کام نہیں آئے گا لیکن جو خدا کی خاطر خرچ کرنے سے ڈرتے نہیں ہیں اور اپنی جانوں پر ظلم نہیں کرتے بلکہ اپنی جانوں پر رحم کرتے ہوئے خدا کی خاطر خرچ کرتے ہیں ان کو ضرور انصار مہیا ہوں گے۔ پس یہ ایک خوشخبری ہے جو بظاہر نفی کے رنگ میں بیان فرمائی گئی ہے۔ مطلب ہے کہ وہ لوگ جو ظلم کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو پھر خدا کی طرف سے کوئی مددگار نصیب نہیں ہوگا۔ لیکن تم جو کرتے ہو اس کی ایک جزا تو یہ بیان کر دی گئی کہ اللہ جانتا ہے۔ وہ تمہیں پیار سے دیکھ رہا ہے۔ دوسرے اس کی یہ جزا بیان کر دی گئی کہ جب بھی تم مشکل میں پڑو گے۔ جب بھی کوئی مصیبت واقع ہوگی یا تمہیں کسی مدد کی ضرورت ہوگی تو اللہ جو جانتا ہے کہ تم نے اس کی خاطر قربانیاں دی تھیں وہ تمہارے لئے انصار پیدا فرمائے گا۔

ایسے انصار بھی بعض دفعہ مقرر ہو جاتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا کہ جن پر خدا الہام کرتا ہے وحی کے ذریعہ ان کو بتاتا ہے کہ فلاں کو ایک مدد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ آج بھی میں دیکھتا ہوں کہ کئی دفعہ کسی ضرورت مند کے لئے جو کسی اور کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتا اللہ تعالیٰ رؤیا میں کسی کو ہدایت فرماتا ہے کہ اس کو ایک چیز کی ضرورت ہے اور بعض دفعہ پھر مجھے وہ خطوط پہنچتے ہیں کہ ایک شخص ایسی رؤیا دیکھتا ہے کہ فلاں شخص کو فلاں چیز کی ضرورت ہے اور واقعۃً وہ ضرورت مند ہوتا ہے اور اس طرح خدا تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا کرنے کا سامان فرما دیتا ہے تو انصار کا مضمون جو ہے وہ محض اتفاقاً دنیا میں مددگار کا مضمون نہیں ہے بلکہ ایسے مددگار کا مضمون بیان ہو

رہا ہے جو اللہ کی طرف سے مقرر فرمائے جاتے ہیں اور بعض دفعہ ان کو الہاماً اور وحی کے ذریعہ آپ کی تائید پر کھڑا کیا جاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدد پر بھی سینکڑوں ہزاروں ایسے افراد مامور فرمائے گئے جن کو خدا نے وحی کے ذریعہ فرمایا کہ اس شخص کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہو۔ پس وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ اپنی جان پر ظلم کرنے والے وہ بیچارے ظالم ہی ہیں جن کے لئے کوئی انصار مہیا نہیں کئے جاتے۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ اگر تم کھل کر صدقات دو تو یہ بھی اچھی بات ہے کیونکہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ (البقرہ: ۱۴۹) کے مضمون کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ جب تم اعلان کرتے ہو کہ فلاں آگے نکل گیا اور فلاں آگے نکل گیا تو یہ اعلان تبھی کر سکتے ہو کہ اس نے بتایا ہو کہ مَیں ہوں اور مَیں نے اتنا دیا ہے تو یہ کھلم کھلا اعلانیہ دینے والی بات ہے۔ فرمایا یہ بھی بہت اچھی بات ہے۔ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لیکن اگر تم چھپاؤ اور خدا کے محتاج بندوں پر مخفی ہاتھ سے خرچ کرو تو یہ خود تمہارے لئے بہتر ہے پہلی بات فَنِعِمَّا کہہ کر یہ بیان فرمائی کہ ساری سوسائٹی کے لئے، ساری قوم کے لئے، سارے نظام کے لئے یہ بات بہتر ہے کہ کھلم کھلا بھی نیکیاں کی جائیں تا کہ دوسروں کو تحریک ہو لیکن جہاں فرمایا مخفی ہاتھ سے دو وہاں فرمایا تمہارے لئے بہتر ہے۔ خطرہ ہے کہ اگر تم اعلانیہ ہی خرچ کرتے رہے تو تمہارے دلوں پر زنگ لگ جائیں گے، خطرہ ہے کہ تمہاری نیتوں میں فتور آ جائے گا۔ تم خدا کی خاطر خرچ کرنے کی بجائے اپنی انا کو مطمئن کرنے کے لئے، اپنی ریاء کی خاطر خرچ کرنے لگو گے، کیسی مکمل تعلیم ہے۔ اگر صرف خرچ کی تعلیم ہی میں ان چند آیات کا موازنہ ساری دنیا کے مذاہب کی تعلیم سے کر کے دیکھ لیں تو آپ کو اسلام سے بہتر بلکہ اس کے قریب آتی ہوئی بھی کوئی اور تعلیم دکھائی نہیں دے گی۔ نہایت کامل، ہر پہلو پر نہایت باریک نظر ڈالنے والی تعلیم ہے۔ فرمایا

وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔

اس کی جزا جیسا کہ ظاہر ہے یہی ہونی چاہئے تھی اور یہی بیان ہوئی ہے کہ تمہارے نفس کے اندر مخفی بدیاں ہیں۔ اگر تم چھپا کر، صرف خدا کے علم میں لا کر کوئی نیکی کرتے ہو تو وہ ان مخفی بدیوں کو کاٹتی ہے، اس کا گہرا تعلق ان بدیوں سے ہے۔ پس ایک انسان جس کو اپنی نیکی کی کہیں سے کوئی جزاء

نہ ملے یہاں تک کہ Recognition ہی کوئی نہ ہو، کوئی پہچانے ہی نہ تو اس کا دل لازماً خدا کی طرف دیکھے گا، خدا ہی کی طرف نظر رکھے گا اور اس کی ایک جزا اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ تمہارے اندر جو مخفی بدیاں پلتی رہتی ہیں اللہ ان بدیوں کو نیکی کی اس ادا کے ذریعہ دور فرما دے گا۔ فرمایا۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرٌ اللہ ان سب باتوں سے واقف ہے جو تم کرتے ہو۔

لَيۡسَ عَلَيۡكَ هُدٰٮهُمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تم پر ان کو ہدایت دینا ان معنوں میں فرض نہیں ہے کہ زبردستی ان کو ہدایت پہنچا کر چھوڑو ورنہ تم اپنا فرض ادا نہیں کر سکتے۔ تمہارا کام ہے ہدایت پہنچاؤ اور بہترین رنگ میں پہنچانا۔ تم نے اگر یہ کام مکمل کر دیا تو تمہارا فرض ختم ہو جاتا ہے۔ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ حقیقت یہ ہے کہ انسان کا کام صرف پہنچانا ہی ہوتا ہے۔ اصل ہدایت اللہ تعالیٰ عطا فرمایا کرتا ہے۔ آپ اچھی سے اچھی بات اچھے سے اچھے رنگ میں کسی کے سامنے پیش کر دیں۔ اگر خدا اس مخاطب کو اس لائق نہ سمجھے کہ وہ ہدایت پا جائے تو آپ کی ساری باتیں بیکار جائیں گی۔ ایک پتھر پر جتنی مرضی موسلا دھار بارش برسے، وہ بنجر کا بنجر رہے گا۔ پس یہ خدا فیصلہ کرتا ہے کہ کون ہدایت سے فائدہ اٹھائے گا اور کون نہیں اٹھائے گا۔ فرمایا: اے محمد ﷺ! تیرا کام اتنا ہے کہ تو ان کو ہدایت دیتا چلا جا۔ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا ہدایت عطا فرمائے گا وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَلِاَنۡفُسِكُمۡ یاد رکھو تم ان نصیحتوں پر عمل کرتے ہوئے جو خرچ کرتے ہو یا خرچ کرو گے تو عملاً خدا کو فائدہ نہیں پہنچا رہے۔ خدا پر احسان نہیں رکھ رہے، لِاَنۡفُسِكُمۡ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ ہر حال میں تمہارے اپنے لئے ہی ہے۔

اس میں یہ مضمون بھی بیان ہو گیا ہے کہ جب تم کسی غریب کو بھی دیتے ہو تو یہ نہ سمجھا کرو کہ تم نے بڑا بھاری احسان کر دیا ہے کہ اس کی ضرورت پوری کی۔ خدا نے جو یہ وعدہ فرما دیا کہ جب تم غریب کو دو گے اس کے بدلے تمہاری برائیاں دور کی جائیں گی تو عملاً تم نے اپنے اوپر احسان کیا ہے۔ غریب کی تو ایک مادی ضرورت پوری ہوئی ہے تمہاری ایک روحانی اور دائمی ضرورت پوری کی گئی ہے۔ پس اس پہلو سے دیکھو تو خدا کا احسان ہے کہ اس نے اس نیکی کو قبول فرما لیا ہے اور اس کے نتیجہ میں تم نے غریب کو جتنا فائدہ پہنچایا اس سے بڑھ کر اپنی جان کو پہنچایا۔ جماعت کا چندہ دیا ہے تو تب

بھی جو برکتیں دنیا اور آخرت میں چندہ دینے والے کو عطا ہوتی ہیں وہ اتنی زیادہ ہیں کہ اس کے مقابل پر اس چندے کا فائدہ کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔

چنانچہ اس مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے فرماتا ہے کہ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ کہ اے محمد مصطفی ﷺ کے غلامو! آپؐ کے تربیت یافتہ لوگو! ہم جانتے ہیں کہ تم کسی اور مقصد کے لئے نہیں، کسی فائدہ کے لئے نہیں، محض اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتے ہو۔ کیسی عمدہ یاد دہانی فرمائی گئی، ساتھ ساتھ فائدے بھی بیان فرما رہا ہے، ساتھ یہ بھی فکر ہے کہ کہیں فائدے ہی ان کا متاع، ان کا مقصد، ان کا مطمعِ نظر نہ بن جائیں۔ جو فائدے بیان کئے جاتے ہیں کہیں دل ان فائدوں میں نہ اٹک جائے۔ فرمایا یہ فائدے زائد فائدے ہیں۔ جو سچے مومن بندے ہیں جن کی تربیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے ان کی ہرگز ان فائدوں پر نظر نہیں ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے فضل کے طور پر عطا ہونے کے وعدے ہیں۔ ان کی نظر صرف اللہ کی رضا پر ہے اور اس توقع کے ساتھ کہ تم ایسے ہی رہو گے ہم تم سے مزید یہ وعدہ کرتے ہیں کہ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ کہ جو کچھ تم خرچ کرو گے وہ سارا تمہیں واپس کر دیا جائے گا۔ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ تم پر اس معاملہ میں ظلم یعنی کمی نہیں کی جائے گی۔

جب عربی میں منفی مضمون اس طرح بیان ہوتا ہے تو یہ مراد نہیں ہوتا کہ جتنا تم نے خرچ کیا ہے پورا پورا دے دیا جائے گا وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ کا مطلب ہے کہ اتنا زیادہ دیا جائے گا کہ کسی ظلم کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جتنا تم خرچ کرتے ہو وہ تمہیں لوٹایا جائے گا اور اس سے زیادہ دیا جائے گا، اس سے زیادہ دیا جائے گا، یہاں تک کہ کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔ یہ جو عربی محاورہ ہے کہ نفی کے رنگ میں احسان یا مثبت پہلو کو بیان کیا جاتا ہے۔ اس کی روشنی میں اس کا یہ مطلب بنے گا کہ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ تمہارے لئے یہ وہم وگمان کرنا بھی مشکل ہو جائے گا کہ گویا کسی پہلو سے تم سے کمی کی گئی ہے۔ ہر پہلو سے تمہیں توقع سے بڑھ کر عطا ہوگا۔

پس میں امید رکھتا ہوں کہ دنیا میں جماعت کے مالی نظام میں حصہ لینے والے بھی ان نصیحتوں کو پیش نظر رکھیں گے اور وہ جو اس مالی نظام میں کارندے بنے ہوئے ہیں، خدمت گار ہیں وہ بھی ان باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خدمتیں کریں گے اور جن کو اس معاملہ میں خدمت کی توفیق ملتی

ہے ان کے حق میں تو ان سب چندہ دہندگان کی جزا لکھ دی جاتی ہے جو ان کی تحریک سے چندے ادا کرتے ہیں۔ پس ایک سیکرٹری مال اپنے آپ کو مظلوم نہ سمجھے کہ مجھے دھکے کھانے پڑتے ہیں، جگہ جگہ دروازے کھٹکھٹانے پڑتے ہیں۔ دن رات مصیبت پڑتی ہے اور پھر لوگ آگے سے باتیں کرتے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی جزا بھی تو بہت زیادہ ہے۔ جتنے لوگ ان کی تحریکات کو سن کر محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر انفاق کرتے ہیں۔ خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان سب کا چندہ ان کے لئے بھی جزا بن جاتی ہے جن کی تحریک پر دیا جاتا ہے اور دینے والے کی جزا کم نہیں کی جاتی۔ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ کا ایک یہ بھی مفہوم ہے۔ کسی کی جزا بھی کم نہیں کی جائے گی۔ دینے والے کو توقع سے بھی بہت بڑھ کر دیا جائے گا اور تحریک کرنے والے کو بھی اس سب ثواب میں شریک کر دیا جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ ہمارے مالی نظام کو اسی طرح پاک اور شفاف رکھے۔ ہمیشہ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر خرچ کریں اور اللہ کی طرف سے فضل کے طور پر جو وعدے ہیں وہ ہم پر اسی طرح نازل ہوتے رہیں۔ ہم سے پہلوں نے جو خرچ کئے تھے ان کا پھل ہم کھا رہے ہیں اور مالی لحاظ سے وہ خاندان جن کے آباء واجداد نے قربانیاں دی تھیں کہیں سے کہیں پہنچ گئے ہیں۔ پس یاد رکھیں کہ آج جو خرچ کریں گے کل ان کی نسلیں بھی اسی طرح خدا کے فضلوں کی وارث بنائی جائیں گی مگر خدا کے لئے اس خاطر نہ کریں۔ محض رضائے باری تعالیٰ کی خاطر خرچ کریں۔ اسی میں ساری برکتیں ہیں اور یہی سب سے بڑی جزا ہے۔